زِندگی کا کلام

حوالہ: اِمثال 9:17 آیت

’’جو خطا پوشی کرتا ہے دوستی کا جویان ہے
پرجو ایسی بات کو بار بار چھیڑتا ہے دوستوں میں جُدائی ڈالتا ہے۔‘‘

ہم سب خُدا سے برکتیں حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اِس زِندگی میں بھی اور آنے والی زِندگی میں بھی۔ یقیناً ہماری زِندگی بالکل خالی ہوگی اگر ہم نے برکتیں حاصل نہ کی ہوں۔ ہم اِس کو بڑے واضح طور پر دیکھتے ہیں جب ہم ٹی وی پر اُن لوگوں کے چہرے دیکھتے ہیں جو لگاتار قحط یا جنگ وغیرہ کی حالت سے تکلیف اُٹھا رہے ہیں۔ اُن کے چہرے ایسے لوگوں کو ظاہر کرتے ہیں جن کے پاس کوئی اُمید نہیں ہے۔ اور یوں لگتا ہے کہ وہ خالی لوگ ہیں جن کے جسم لہروں کے ساتھ حرکت کرتے ہیں۔ بہت دفعہ ہم خُداوند کی برکتوں کو بطورحق سمجھتے ہیں اور دوسروں تک اِن برکتوں کی کاشت اور پھیلاؤ کے لئے ہم اپنا کوئی کردار ادا نہیں کرتے اور بعض اوقات ہم اُن کے خلاف بھی کام کرتے ہیں اور اُس شان دار برکت کو اپنے اعمال کی وجہ سے دوسروں سے دُور لے جاتے ہیں۔

ہمارا حوالہ ہمیں ایک ایسی برکت کے متعلق بتاتا ہے جو ہم سب کے لئے اہم ہے۔ اور یہ برکت ہے’’دوستی کی برکت‘‘۔ دوستی ہماری زِندگی میں کتنی اہم ہے اِس کے متعلق بہت کچھ لکھا گیا ہے۔ اور ہم سب نے ضرور اِس بات کا تجربہ کیا ہو گا کہ دوستوں کے بغیر زِندگی کتنی تنہا ہوتی ہے۔ یہ تنہائی بڑی آسانی سے پریشانیوں اور اِس جیسی دیگر چیزوں میں تبدیل ہوسکتی ہے۔

یسُوع مسیح جب اِس زمین پر تھا اُس نے دوستی پر بہت زیادہ زور دیا۔ جب اُس نے اپنے شاگردوں کو فرمایا۔

یوحنا 13:15 تا 14 آیت:

اِس سے زیادہ محبت کوئی شخص نہیں کرتا کہ اپنی جان اپنے دوستوں کے لئے
دے دے۔ جو کچھ مَیں تم کو حُکم دیتا ہوں اگر تم اُسے کروتو میرے دوست ہو۔‘‘

ہم اندازہ کر سکتے ہیں کہ اُنہوں نے یسُوع کے دوست کہلانے پر کیسا محسوس کیا ہو گا۔ آج بھی ہم اُس کے دوست کہلا سکتے ہیں اگر ہم اُس کے حُکموں پرعمل کرتے ہیں۔ یہی وہ خزانہ ہے جو ہم دوسروں کے ساتھ دوستی کر کے حاصل کر سکتے ہیں۔ ہمیں یاد رکھنا چاہیے کہ دوسرے بھی اپنے دوستوں کے ساتھ اِسی قسم کا اِحساس رکھتے ہیں اور آج کے حوالے کے مطابق ہمیں اِس سلسلے میں بہت محتاط ہونا چاہیے۔

دوستی کو پھیلانے کے لئے ہم جو کچھ کہتے ہیں ہم اُس کے لئے کسی کا آلہ کار نہیں ہیں۔ اگر ہم ایسا کرتے ہیں تو پھر ہم خُدا کی برکتوں کو تباہ کرنے کے ذمہ دار ہیں اور پھر اِس طرح ہم مسیح کے ساتھ اپنی دوستی کو توڑ دیتے ہیں۔ خطاپوشی کا مطلب

یہ نہیں کہ ہم غلط کاموں کے ساتھ مُتفق ہوں یا اُن کو معاف کر دیں کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ ہمیں غلط کاموں کی ہمیشہ تردید کرنی چاہیے۔ لیکن جب ہم کسی غلطی کے متعلق سُنتے ہیں یا تیسرا شخص ہمارے لئے اگر کچھ کہے یا کرے تو ہمیں فوری طور پر پولوس رسول کی تعلیم کے متعلق غور کرنا چاہیے۔

گلتیوں 1:6 آیت:

''اے بھائیو! اگر کوئی آدمی کسی قصور میں پکڑا بھی جائے تو تم جو رُوحانی ہو اُس کو
حِلم مزاجی سے بحال کرو اور اپنا بھی خیال رکھ۔ کہیں تُو بھی آزمائش میں نہ پڑ جائے۔''

فوری طور پر ہمارے خیالات کسی بھی شخص کے متعلق اچھائی پر مبنی ہونے چاہئیں اور ہمارا جواب اگرچہ صحیح ہو بھی تو اُس شخص کی بہتری کے لئے ہونا چاہیے۔ ہمارے حوالہ میں یوں بیان کیا گیا ہے ''جو خطا پوشی کرتا ہے دوستی کا جویان ہے۔''

خطرے کی گھنٹی کو بہرحال بجنا چاہیے۔ ہمارے ذہن میں یہ سوچ آنی چاہیے کہ دوست وہ جو مصیبت میں کام آئے۔ لیکن کسی کی دوستی کو ہمارے کہنے، سُننے یا دُہرانے سے کوئی خطرہ نہیں ہونا چاہیے۔ اِس لئے کسی بھی معاملے کو دُہرانے کا اِرادہ نہیں کرنا چاہیے اِس طرح کرنے سے ہم دوستی کو قائم رکھ سکتے ہیں اور سب سے بڑھ کر خُداوند کے ساتھ ہماری دوستی مضبوط ہوتی ہے۔

اگر ہم مسیح کو اپنی زِندگی میں آنے دیں تو دوستی کرنا بہت ہی آسان ہو جاتا ہے اور اِس تعلق کی وجہ سے ہمارے دشمن بھی دوست بن جاتے ہیں۔

اس کی بہت بڑی مثال ہم لوقا 12:23 میں دیکھتے ہیں:

''اور اُسی دِن ہیرودیس اور پیلاطُس آپس میں دوست ہو گئے کیونکہ پہلے اُن میں دُشمنی تھی۔''

یسُوع کی موجودگی اِس دوستی کا سبب بنی۔

اپاسٹل کلف فلور
نارتھ کیوینز لینڈ

Word of Life No.10 - 2014

زِندگی کا کلام

حوالہ: مرقس 23:9 آیت

''یسُوع نے اُس سے کہا کیا! اگر تُو کر سکتا ہے! جو اِعتقاد رکھتا ہے اُس کے
لئے سب کچھ ہوسکتا ہے۔''

خُدا کے لئے سب چیزوں کو کرنا ممکن ہے

ایک اِیماندار، شفاف اور دانا مُنصف کی حیثیت سے ہم خُدا کی طاقت کے متعلق ایک آخری فیصلہ کرنے والے ہیں۔

اپنے دِل کی خاموش عدالت کے باہر ہم گپ بازیوں کا شورسُن سکتے ہیں جو ذاتی تعصب، مخصوص تصورات یا مفاداتی گروہوں کے مخصوص خیالات کے متعلق ہیں۔ وہ ہمارے اُوپر جھپٹنے کے لئے تیار ہیں تا کہ وہ ہمارے ذہن کو اپنے حق میں بدل سکیں۔ اِس سے پہلے کہ ہم حقائق کے توازن کو ایک دانا فیصلے کے لئے متوازن کر سکیں، اِس سے پہلے کہ ہم اپنے سفر پر روانہ ہوں تا کہ اِس ہجوم کا سامنا کریں، ہمیں خُدا کے کلام کے مطابق اپنے آپ کو تیار کرنا ہے کہ ہم اِس معاملے سے کس طرح نپٹ سکتے ہیں۔

یقین کریں ہمیں اِن تمام چیزوں کا سامنا کرنا ہو گا اور اِس سے پہلے کہ ہم کچھ سوچ سکیں ہمیں تنہا اُن کا مقابلہ نہیں کرنا ہو گا کیونکہ ہم صرف خُدا کے بیٹے اور بیٹیاں اور خادم ہی نہیں بلکہ نئے عہد کے خُدا کے دوست ہیں۔

یوحنا 15:15 آیت:

''اَب سے مَیں تمہیں نوکر نہ کہوں گا کیونکہ نوکر نہیں جانتا کہ اُس کا مالِک کیا کرتا ہے بلکہ تمہیں مَیں نے دوست کہا ہے۔ اِس لئے کہ جو باتیں مَیں نے اپنے باپ سے سُنیں وہ سب تم کو بتا دیں۔''

ہمیں رُوح کی جنگ لڑنا ہے

اِمثال 7:23 آیت:

''کیونکہ جیسے اُس کے دِل کے اندیشے ہیں وہ ویسا ہی ہے۔
وہ تجھ سے کہتا ہے کھا اور پی لیکن اُس کا دِل تیری طرف نہیں۔''

جو کچھ ہم اپنے ذہن میں سوچتے ہیں ہم اُسی قسم کے اِنسان بن جاتے ہیں۔

جب ہم اپنے خُداوند یسُوع مسیح میں تبدیل ہوتے ہیں تو ہمیں ایک نیا ذہن ملتا ہے جسے ہم رُوحانی ذہن کہتے ہیں جو خُدا کی بادشاہت کے طریقوں کے لئے ہماری راہنمائی کرتا ہے تاہم ہمارا اِنسانی ذہن بھی ابھی تک کام کرتا ہے اور ہمیں خُدا کے طریقوں سے ہٹا کر دُنیا کے طریقوں کی طرف لے جاتا ہے۔

رومیوں 6:8 تا 7 آیت:

''اور جسمانی نیت موت ہے مگر رُوحانی نیت زِندگی اور اِطمینان ہے۔ اِس لئے کہ جسمانی نیت خُدا کی دُشمنی ہے کیونکہ نہ تو خُدا کی شریعت کے تابع ہے نہ ہو سکتی ہے۔''

جسمانی نیت خُدا کے خلاف ہے اور ہمیشہ خُدا کی شریعت سے بغاوت کرتی ہے۔ رُوحانی نیت زِندگی ہے اور اِطمینان بخشتی ہے۔ دونوں نیتوں کو بیک وقت کام میں لانے سے ہم میں دوغلہ پن آ جاتا ہے۔ اور دوغلہ شخص اپنے سب کاموں میں غیر مستحکم ہوتا ہے۔

یعقوب کا خط 7:1 اور 8 آیت:

''ایسا آدمی یہ نہ سمجھے کہ مجھے خُداوند سے کچھ مِلے گا۔ وہ شخص دو دِلا ہے اور

اپنی سب باتوں میں بے قیام ہے۔''

دو دِلا ہونا بڑا سنجیدہ مسئلہ ہے۔ ہم اپنی سب باتوں میں غیر مستحکم ہوں گے اور خُدا سے کچھ حاصل نہیں کر سکیں گے۔ دوغلے پن کے خلاف یہ بہت زبردست تنبیہ ہے۔

انتخاب ہم نے کرنا ہے

رومیوں 16:6 آیت:

''کیا تم نہیں جانتے کہ جس کی فرماں برداری کے لئے اپنے آپ کو غلاموں کی طرح حوالہ کر دیتے ہو اُسی کے غلام ہو جس کے فرماں بردار ہو خواہ گُناہ کے جس کا اِنجام موت ہے خواہ فرماں برداری کے جس کا اِنجام راست بازی ہے۔''

ہمیں اِنتخاب کرنا ہے لمحہ بہ لمحہ۔ دن بدن تاکہ ہم رُوحانی نیت کو حاصل کریں اور جسمانی نیت کو ردّ کریں۔ اِنتخاب کرنے کی طاقت تو ہمارے پاس پہلے سے موجود ہے لیکن ہمیں اِس پر عمل کرنا چاہیے اور اِس طاقت کو روزانہ اِستعمال میں لانا چاہیے۔ خُدا کی مکمل فرماں برداری اور ابلیس کی اِنکاری وہ کُنجی ہے جس کی ہمیں ضرورت ہے۔

یعقوب 7:4 تا 8 آیت:

''پس خُدا کے تابع ہو جاؤ اور ابلیس کا مقابلہ کرو تو وہ تم سے بھاگ جائے گا۔ خُدا کے نزدیک جاؤ تو وہ تُمہارے نزدیک آئے گا۔ اَے گُنہگارو! اپنے ہاتھوں کو صاف کرو اور اَے دو دِلو! اپنے دِلوں کو پاک کرو۔''

دوغلہ پن ابلیس کا کام ہے تاکہ ہم خُدا کی طرف سے کچھ بھی حاصل نہ کر سکیں۔ یہاں پر مقدس یعقوب رسول اِس کا حل بتاتا ہے۔ یعنی خُدا کے تابع رہو اور ابلیس کا مقابلہ کرو تو وہ تم سے بھاگ جائے گا۔ خُدا کے نزدیک آؤ تو خُدا تُمہارے نزدیک آئے گا۔ وہ ہمارے دوغلہ پن کو ختم کر دے گا۔ خُدا چاہتا ہے ہم اِطمینان سے اپنی زِندگی گزاریں اور رُوحانی نیت کے ساتھ خُدا کی فرماں برداری کریں۔ ابلیس ہمیں مار ڈالنا چاہتا ہے اور ہماری زِندگیوں پر دباؤ ڈالتا ہے تاکہ ہم جسمانی نیت کے ساتھ زِندگی گزاریں اور اِس دُنیا کے طریقوں کی تابعداری کریں۔

یوحنا 10:10 آیت:

''چور نہیں آتا مگر چُرانے اور مار ڈالنے اور ہلاک کرنے کو۔ مَیں اِس لئے آیا کہ وہ زِندگی پائیں اور کثرت سے پائیں۔''

2- کرنتھیوں 3:11 آیت:

''لیکن مَیں ڈرتا ہوں۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ جس طرح سانپ نے اپنی مکاری سے حوا کو بہکایا اُسی طرح تُمہارے خیالات بھی اُس خلوص اور پاک دامنی سے ہٹ جائیں جو مسیح کے ساتھ ہونی چاہیے۔''

ابلیس ہی ہمارے ذہنوں میں ایسے خیالات ڈالتا ہے جو کہ خُدا کے کلام کے خلاف ہیں۔ وہ ہمارے دِلوں میں خوف، شک اور غیر یقینی ڈالتا ہے تا کہ وہ ہمیں خُدا کے کلام کی تابعداری سے دُور لے جائے۔ ہمارے اِرد گرد کی اکثر دُنیا شیطان کے نیٹ ورک کا حصہ بن چکی ہے اور زور لگا رہی ہے کہ ہمیں خُدا کے کلام اور اُس پر اِیمان سے دُور لے جائے لیکن ہمیں فکر کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

یوحنا 33:16 آیت:

''مَیں نے تم سے یہ باتیں اِس لئے کہیں کہ تم مجھ میں اِطمینان پاؤ۔ دُنیا میں
مصیبت اُٹھاتے ہو لیکن خاطر جمع رکھو مَیں دُنیا پر غالب آیا ہوں۔''

نئے عہد میں خُدا کے دوست ہونے کی حیثیت سے ہم مسیح میں ہو کر اور مسیح کے عہد میں رہتے ہوئے دُنیا اور ابلیس کے منصوبوں پر غالب آ چکے ہیں۔

یسُوع مسیح نے ابلیس کے کاموں کو تباہ کر دیا ہے

1-یوحنا 8:3 آیت:

''جو شخص گُناہ کرتا ہے وہ ابلیس سے ہے کیونکہ ابلیس شروع ہی سے گُناہ کرتا
رہا ہے۔ خُدا کا بیٹا اِسی لئے ظاہر ہوا تھا کہ ابلیس کے کاموں کو مِٹائے۔''

یسُوع نے ہماری زِندگیوں میں ابلیس کے کاموں کو تباہ کر دیا ہے اور وہ خُدا کی بادشاہی کے لئے ہماری رہنمائی کرتا ہے اور پھر ہماری مدد کرنے کے لئے اُس نے اِس دُنیا میں اپنی طاقت کو بھیجا ہے۔ اِس طاقت کے اندر زِندگی گزارنے کا بھید یہ ہے کہ ہم روزانہ خُدا کے کلام کی تابعداری میں سوچ کی جنگ کو جیتیں۔

2- کرنتھیوں 3:10 تا 5 آیت:

''کیونکہ ہم اگرچہ جسم میں زِندگی گزارتے ہیں مگر جسم کے طور پر لڑتے نہیں۔ اِس لئے کہ ہماری
لڑائی کے ہتھیار جسمانی نہیں بلکہ خُدا کے نزدیک قلعوں کو ڈھا دینے کے قابل ہیں۔ چنانچہ ہم تصوّرات اور
ہر ایک اُونچی چیز کو جو خُدا کی پہچان کے برخلاف سر اُٹھائے ہوئے ہے ڈھا دیتے ہیں اور ہر ایک خیال کو
قید کر کے مسیح کا فرماں بردار بنا دیتے ہیں۔''

پولوس رسول لکھتا ہے کہ ہم طاقت والوں کے خلاف جنگ کر رہے ہیں۔ پھر وہ ہمیں طاقت والوں کے تصوّرات کے متعلق بتاتا ہے جو خُدا کے علم کے خلاف سر اُٹھائے ہوئے ہیں۔ یہ ہمارے ذہن کی جنگ ہے۔ یسُوع نے ہمیں اِن والوں کے خلاف طاقت دی ہے تا کہ آیت 5 کے مطابق ہم ہر ایک خیال کو قید کر کے مسیح کا فرماں بردار بنا دیتے ہیں۔ (2-کرنتھیوں 5:10 آیت)۔

رُوح کی سوچ کی فرماں برداری کے تابع ہو کر ابلیس کے اِن خیالات کو ردّ کر کے ہم ہر خیال کو یسُوع کے کلام کی

فرماں برداری کے تابع کر دیتے ہیں۔ پھر حقیقی معنوں میں ہم اپنی زِندگی میں خُدا کے کلام پر عمل کرنے کے لئے لامحدود اہلیت حاصل کر لیتے ہیں۔ پھر خُدا کے ساتھ تعلق میں یہ ہمیں ایسی پوزیشن میں لے آتا ہے جہاں اُس کی ہر طاقت ہمارے ساتھ ہوتی ہے تاکہ ہم اِس زمین پر اُس کی مرضی کو پورا کریں۔

مرقس 23:9 آیت:

''یسُوع نے اُس سے کہا کیا! اگر تُو کر سکتا ہے! جو اِعتقاد رکھتا ہے اُس کے لئے سب کچھ ہو سکتا ہے۔''

اِعتقاد اُس وقت پیدا ہوتا ہے جب ہم اپنے آپ کو رُوح کے ذہن کے تابع کرتے ہیں۔ لیکن طاقت خُدا کی طرف سے ملتی ہے۔ ہم اپنے ذہن سے اِس طاقت کو داخل نہیں کر سکتے ہم نے صرف اِنتخاب کرنا ہوتا ہے کہ ہم اپنی مرضی کو خُدا کے تابع کرتے ہیں۔ پھر خُدا ہمیں وہ طاقت مہیا کرتا ہے جس کی تکمیل ہمیشہ سے اُس کے کلام میں موجود ہے۔

یسعیاہ 11:55 آیت:

''اُسی طرح میرا کلام جو میرے مُنہ سے نکلتا ہے ہو گا۔ وہ بے اِنجام میرے
پاس واپس نہ آئے گا بلکہ جو کچھ میری خواہش ہو گی وہ اُسے پورا کرے گا اور اُس کام
میں جس کے لئے مَیں نے اُسے بھیجا مؤثر ہو گا۔''

زبور 105:119 آیت:

''تیرا کلام میرے قدموں کے لئے چراغ اور میری راہ کے لئے روشنی ہے۔''

آیئے! ہم سب خُدا کے کلام کو لیں۔ اُس پر اِعتقاد کریں اور اپنے دُشمن کے تمام جھوٹوں کو جو ہمارے ذہن میں ڈالتا ہے ردّ کردیں۔ نئے عہد میں خُدا کے دوست کی حیثیت سے آگے بڑھیں اور ابدی میراث میں فتح کو حاصل کریں۔ خُدا کے کلام کو اپنے قدموں کے لئے چراغ اور اپنی راہ کے لئے روشنی بنائیں جو قدم قدم پر ہماری راہنمائی کرتا ہے۔ اب مسیح کے فضل سے ہم دِل کی عدالت سے باہر نکلتے ہیں اور زِندگی کے پورے سفر میں دُنیا کے شور شرابے سے باہر نکلتے ہیں اور آزادی سے سوفیصد عقیدت کے ساتھ خُدا کے ساتھ چلنے کا فیصلہ کرتے ہیں جیسے جیسے ہم زِندگی کے سفر کو جاری رکھتے ہیں آیئے ہم خُدا کے کلام سے حوصلہ افزائی حاصل کریں۔

یشوع 9:1 آیت:

''کیا مَیں نے تجھ کو حُکم نہیں دیا؟ سو مضبوط ہو جا اور حوصلہ رکھ۔ خوف نہ کھا
اور بے دل نہ ہو کیونکہ خُداوند تیرا خُدا جہاں جہاں تُو جائے تیرے ساتھ رہے گا۔''

بشپ جمی بی سورینو

فلپائن یونائیٹڈ اپاسٹالک چرچ

زِندگی کا کلام

حوالہ: واعظ 1:10 آیت

"مُردہ مکھیاں عطّار کے عطر کو بدبودار کر دیتی ہیں
اور تھوڑی سی حماقت حِکمت و عزت کو مات کر دیتی ہے۔"

پرانے زمانے میں جو لفظ عطّار اِستعمال کیا گیا ہے اُسے آج کی اِصطلاح میں کیمسٹ کہا جا سکتا ہے۔ اُس کا کام قیمتی جڑی بوٹیوں کو مِلا کر خوشبو تیار کرنا ہوتا تھا تا کہ عبادت خانہ میں تیل کو مسح کرنے کے لئے اِستعمال کیا جا سکے اور بطور عطر اور ادویات کے بھی اِستعمال ہو سکے۔

خُدا کے کلام کا ہمارا حوالہ یہ بتاتا ہے کہ کوئی چھوٹی سے چھوٹی چیز جو کہ مُردہ مکھی کی مانند ہو اُس قیمتی عطر کو تباہ کر سکتی ہے بے شک اُس کو تیار کرنے میں بہت زیادہ وقت لگا ہو۔ ہم بڑی آسانی سے اپنے ذہن میں اِس کی تصویر بنا سکتے ہیں۔ خُدا کے کلام کا ہمارا حوالہ یہ بھی بتاتا ہے کہ اِسی طرح سے تھوڑی سی حماقت ہماری حِکمت اور عزت کو تباہ کر سکتی ہے۔ مسیحی ہونے کے ناطے ہم اُن چیزوں کو جلد جان جاتے ہیں کہ وہ کون سی چیزیں ہیں جنہیں ہماری زِندگی کا مقصد ہونا چاہیے۔ اور اِس طرح ہم پہلے سے ہی کچھ ایسا تصوّر بنا لیتے ہیں جس کے مطابق ہمیں اپنی زِندگی گزارنا ہے۔ یہی ہماری حِکمت بن جاتی ہے کہ لوگ ہم سے کیا توقع رکھتے ہیں۔ یہ راتوں رات نہیں ہوتا بلکہ اِس کو حاصل کرنے کے لئے بہت سے سال لگ جاتے ہیں۔ پھر لوگ اِس کو اپنے بچوں کو مُنتقل کرتے ہیں اور جیسے وہ جوان ہوتے ہیں وہ عزت نوجوان لوگوں میں جاری رہتی ہے۔

خُدا کے کلام کا آج کا ہماراحوالہ یہ بتاتا ہے کہ ذرا سی حماقت ایک لمحے میں اِس کو مات کر سکتی ہے۔ کس وجہ سے ہم اِس میں گر جاتے ہیں؟ خاص طور پر جب ہم جوان ہوتے ہیں۔ سادہ اِلفاظ میں اِردگرد میں دوستوں کا دباؤ، مثلاً یہ تین اِلفاظ "تمہاری جرأت کیسے ہوئی؟" جرأت کا لفظ بچے اکثر مذاق میں اِستعمال کرتے ہیں لیکن آہستہ آہستہ ایسی چیزیں کرنے کے لئے خطرناک حد تک پُختہ ہو جاتے ہیں۔ اِن سب معاملات میں ایک چیز ہمیشہ مات ہو جاتی ہے اور وہ ہے عزت۔ ہمیں اِس چیز کی پہچان کرنا سیکھنا چاہیے اگر ہمارے دوست ہمیں اپنے معیار کو توڑنے کے لئے کہنے کی جرأت کرتے ہیں تو کیا ایسے لوگ حقیقت میں ہمارے دوست ہو سکتے ہیں؟ خُدا اِس کا جواب دیتا ہے۔

اِمثال 24:18 آیت:

"جو بہتوں سے دوستی کرتا ہے اپنی بربادی کے لئے کرتا ہے
پر ایسا دوست بھی ہے جو بھائی سے زیادہ محبت رکھتا ہے۔"

ہمیں اپنے دوستوں کو ''نہیں'' کہنے کا حوصلہ ہونا چاہیے۔ ایک طریقہ یہ ہوسکتا ہے جب ہم یہ اِلفاظ کہہ سکتے ہیں ''مَیں ایسا کیوں کروں؟'' اِس طرح سے وہ چیلنج کم ہو جاتا ہے۔ ایک نوجوان نے مجھے اِس کا یہ جواب بتایا کہ ایک سوال کے جواب میں اُس نے کہا ''آپ نہیں جانتے آپ کس چیز کو ردّ کر رہے ہیں۔'' اُس نے کہا ''ہاں میں ایسا ہی کرتا ہوں۔''

ہم میں سے کوئی بھی دوستوں کے دباؤ سے مُستثنیٰ نہیں ہوسکتا! اور کتنی دفعہ ہم اِس کے زیرِاثر آجاتے ہیں اور دوسروں کو خوش کرنے کے لئے اپنے اصولوں کو توڑ مروڑ دیتے ہیں۔

ہم بائبل مقدس میں پڑھ سکتے ہیں کہ پطرس رسول بھی غیر یہودیوں کو قبول کرنے کے لئے تیار تھا جب اُس نے کارنیلیئس کے گھرانے میں یہ واضح طور پر اِعلان کیا ''اب مجھے پورا یقین ہو گیا کہ خُدا کسی کا طرف دار نہیں بلکہ ہر قوم میں جو اُس سے ڈرتا اور راست بازی کرتا ہے وہ اُس کو پسند آتا ہے۔'' (اعمال 35:10 آیت) بائبل مقدس میں یہ بھی لکھا ہے کہ پطرس رسول نے دوسروں کے دباؤ میں آ کر مثلاً کلیسیاء کے بزرگ کو خوش کرنے کے لئے غیر قوموں کے ساتھ کھانا پینا چھوڑ دیا تھا۔ بعد میں پولوس رسول کے ساتھ مل کر اُس نے دُوبارہ اپنی عزت کو حاصل کرلیا کہ وہ مسیح کے سفیر ہیں۔

ہمیں کبھی بھی اپنے دوستوں کو ''نہیں'' کہنے سے ڈرنا نہیں چاہیے کیونکہ ہم اپنے آپ کو بھی تو ''نہیں'' کہہ سکتے ہیں۔

خُدا نے اپنا رُوح ہمارے اندر رکھا ہے جو ہماری راہنمائی کرتا ہے کہ ہم اُس کی مرضی کو پورا کریں۔ وہ ہمیں طاقت دیتا ہے کہ ہم دوستوں کو ''نہ'' کہہ سکیں۔ وہ ہمیں طاقت دیتا ے کہ ہم دوستوں کے دباؤ کا مقابلہ کرسکیں۔ اِس طرح ہم اپنی عزت کو قائم رکھ سکیں گے۔

2-تمیتھیس 15:2 آیت:

پولوس رسول اِس طرح اِس بحث کو سمیٹتا ہے:

''اپنے آپ کو خُدا کے سامنے مقبول اور ایسے کام کرنے والے کی طرح پیش کرنے کی کوشش کر
جس کو شرمندہ ہونا نہ پڑے اور جو حق کے کلام کو دُرستی سے کام میں لاتا ہو۔''

بائبل مقدس کے اِلفاظ ہامیں حق کی پہچان بتائیں گے اور پھر ہم اُن معیاروں پر مضبوطی سے قائم رہیں گے اور اُس کی وجہ سے برکت پائیں گے۔

اپاٹل کلف فلور

نارتھ کیوئنیز لینڈ

زِندگی کا کلام

حوالہ: اِمثال 3:3 تا 6 آیت

''شفقت اور سچائی تجھ سے جُدا نہ ہوں۔
تُو اُن کو اپنے گلے کا طوق بنانا
اور اپنے دِل کی تختی پر لکھ لینا۔
یوں تُو خُدا اور اِنسان کی نظر میں
مقبولیت اور عقل مندی حاصل کرے گا۔
سارے دِل سے خُداوند پر توکّل کر
اور اپنے فہم پر تکیہ نہ کر۔
اپنی سب راہوں میں اُس کو پہچان
اور وہ تیری راہنمائی کرے گا۔''

ہم سب جنہیں ''برگزیدہ نسل، شاہی کاہنوں کا فرقہ، مقدس قوم اور خاص لوگ کہا گیا ہے، ایک مشنری مقصد رکھتے ہیں۔ ہمیں آدم گیر بننا ہے۔ اِس کو بہترین طریقے سے اُس وقت کیا جا سکتا ہے جب ہم اُس کی تصدیق کرتے ہیں ''جس نے تمہیں تاریکی سے اپنی عجیب روشنی میں بُلایا ہے۔'' (1-پطرس 9:2 آیت)۔

یہ سب کچھ خُدا کی لازوال محبت کے اِظہار سے واقع ہوا ہے جس کا تجربہ ہم نے اُس کے بیٹے کے وسیلے سے کیا ہے۔ شخصی تجربہ کسی بھی خادم کی بہترین گواہی ہوتی ہے۔ اِس گواہی کی کامیابی کا اِنحصار خُدا پر ہے۔

کیونکہ وہی (اعمال 24:1 آیت) ''سب کے دِلوں کو جانتا ہے'' اِس لئے تو (2- تیمتھیس 8:1 آیت) ''ہمارے خُداوند کی گواہی دینے سے اور مجھ سے جو اُس کا قیدی ہوں شرم نہ کر۔''

پولوس رسول نے یہ اِلفاظ اپنے بڑے وفادار اور بااعتماد ساتھی تیمتھیس کو خط لکھتے ہوئے کہے۔

آپ بھی اُس بڑے رحم اور اُن نعمتوں کے لئے دوسروں کو بتائیں کہ یسُوع آپ سے پیار کرتا ہے اور وہ اِنسان سے کیا توقع رکھتا ہے۔ جیسے جیسے یسُوع اور اُس کے شاگرد منادی کرتے تھے ایسے اِلفاظ کہنا منع تھا مگر اِطمینان کا ذریعہ اور خاص مدد کا وسیلہ تھے۔

ہمیں خود اپنے رویّے سے یہ ظاہر کرنا چاہیے کہ ایسے مسیحی ہونے کا مطلب کیا ہے جن کو معافی مل چُکی ہے۔ یہ آسان

نہیں ہے۔ ہم فیصلہ نہ کرنے کی حالت میں بہت سا وقت ضائع کر دیتے ہیں کہ ہم مدد کرنے کے لئے کیا کہیں اور کس طرح کارگر ہو سکتے ہیں بلکہ ہم کچھ زیادہ ہی محتاط ہو جاتے ہیں۔ خُدا کے کاموں کا مقصد یہ نہیں کہ ہم کامیاب ہوں بلکہ یہ کہ خُدا ہم میں سے ظاہر ہو۔ جب یہ واقع ہوتا ہے تو پھر اُس کو جلال ملتا ہے۔

اکثر ہم پطرس رسول کی طرح کردار ادا کرتے ہیں جب یسُوع نے بُلایا وہ کشتی میں سے باہر کود پڑا اور پانی پر چلنے لگا لیکن جب اس نے ''ہوا دیکھی تو ڈر گیا۔'' (متی 28:14 تا 30 آیت)

ہم اکثر اِعتماد کے ساتھ اور خُداوند پر ایمان اور دلیری کے ساتھ شروع کرتے ہیں لیکن بعد میں دوسری سوچوں کی وجہ سے کمزور پڑ جاتے ہیں۔ ہمیں اپنے حوالے کے اِن اِلفاظ کی طرف توجہ کرنی چاہیے ''سارے دِل سے خُداوند پر توکّل کر اور اپنے فہم پر تکیہ نہ کر۔''

سب سے اہم بات یہ ہے کہ ہم پورے سچے دِل سے یہ گواہی دیں جو کہ رحم اور محبت سے بھرپور ہو۔ ورنہ جو کچھ ہم کہتے ہیں وہ ٹھنٹھناتا پیتل اور جھنجھناتی جھانجھ ہو گا (1- کرنتھیوں 1:13 آیت)۔ جو مکمل طور پر خُدا پر توکّل کرتا ہے اُس کو رُوح القدس سکھائے گا کہ اُسے کیا کہنا چاہیے۔ (لوقا 11:12 آیت) پھر ہمیں خُداوند کی گواہی دینے سے ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہو گی۔ جو اِس بات کو مانتا ہے خُداوند ہمیشہ اُس کی سب راہوں میں مناسب راہنمائی کرے گا۔

اگر خُدا ہمارے خیالات کے مرکز میں ہے تو پھر وہ ہماری مشنری خدمت میں ہمارا رہبر اور رہنما ہو گا۔ صرف اُسی پر توکّل کریں پھر ہم کو وہ سب کچھ حاصل ہو گا جو ہماری نجات کے لئے اور دوسروں کی نجات کے لئے ضروری ہے

اپاسٹل رولینڈ بوہن (ریٹائرڈ)

ودٹ لینڈ جرمنی

Word of Life No.13 - 2014

زِندگی کا کلام

حوالہ: لوقا 31:6 آیت

''اور جیسا تم چاہتے ہو کہ لوگ تمہارے ساتھ کریں تم بھی اُن کے ساتھ ویسا ہی کرو۔''

ہمارے خُداوند کی اِس تعلیم کو اکثر ''سُنہری اصول'' کہا جاتا ہے اور جب ہم لفظ ''سُنہری پر غور کرتے ہیں تو یہ نام کتنا مناسب معلوم ہوتا ہے کیونکہ اِس میں وہ تمام خیالات اِکٹھے ہو جاتے ہیں جن کا تعلق خزانے اور قدروقیمت سے ہوتا ہے۔

اگر ہم صرف اِس تعلیم کے مطابق ہی زِندگی گزاریں اور اگر ہمارے مُنتخب لیڈر اِس اصول کو اپنے فیصلوں میں عمل میں لائیں،

اگر ہم اپنے کاروبار کرتے وقت اِس کو اِعتماد کے ساتھ اہمیت دیں اور اگر دوست بناتے وقت اِس پر عمل کریں، اگر اپنی ازدواجی زِندگی میں ہم اِس کو یاد رکھیں اور بچوں کے ساتھ تعلقات اِس اصول پر رکھیں تو ہم یقینی طور پر ''سُنہری خزانہ'' حاصل کریں گے۔

ہمیں یاد رکھنا چاہیے کہ یہ ہمارے خُداوند کا حُکم ہے اور ہمیں ہر کوشش کرنی چاہیے کہ ہم اِس کے مطابق زِندگی گزارنا شروع کر دیں اور دُعا کریں کہ ہم اِس کو حاصل کریں۔

ایسا فیصلہ کرنے سے پہلے جو دوسروں پر اثرانداز ہو، لیتے اور دیتے وقت، اگر ہم اپنے آپ کو دوسروں کی جگہ رکھ کر سوچیں کہ یہ ہمارے لئے ہی ہے تو پھر ہمارا فیصلہ یقیناً وہی ہو گا جو خُداوند کی تعلیم کی طرف جاتا ہے۔

آستر کی کتاب کے باب 6 میں ایک بڑی صاف مثال ہمیں نظر آتی ہے کہ اِس اصول کو کس طرح کام میں لایا گیا اگرچہ ہامان جو خود اپنی خواہش کے مطابق اِنعام حاصل کرنا چاہتا تھا لیکن اُسے احساس نہ ہوا کہ وہ اِس ''سُنہری اصول'' پر عمل کر رہا ہے۔ اُس وقت کے بادشاہ نے یہ پڑھ لیا تھا کہ کس طرح مردکی نے اُس کی تباہ کرنے کی سازش کو بادشاہ پر ظاہر کیا تھا۔ اُس نے اپنے درباریوں سے پوچھا ''مردکی کو کیا عزت اور تعظیم مِلی؟'' بتایا گیا کہ ''ابھی تک کچھ نہیں کیا گیا۔'' عین اُسی وقت ہامان نے بادشاہ کے حضور حاضر ہونے کی اِجازت چاہی تاکہ مردکی کو سولی پر چڑھائے جانے کا حُکم حاصل کرے لیکن اِس سے پہلے کہ وہ ایسی کوئی درخواست کرتا بادشاہ نے اُس سے ایک سوال پوچھا: ''وہ شخص جس کی تعظیم بادشاہ کرنا چاہتا ہے اُس شخص سے کیا کیا جائے؟''

اَب ہامان نے اپنے دِل میں سوچا کہ بادشاہ اُس کے متعلق پوچھ رہا ہے۔ چنانچہ اُس نے وہ سب اچھی چیزیں بیان کیں جو وہ چاہتا تھا کہ اُس کے ساتھ کی جائیں۔ ہامان کے لئے کتنا رنج ہوا ہوگا جب بادشاہ نے یہ سب کچھ مردکی کے ساتھ کرنے کا حُکم دیا۔

ہم سوچ سکتے ہیں کہ اگر ہامان کو یہ پتہ چل جاتا کہ یہ سب کچھ مردکی کے لئے کیا جائے گا تو پھر وہ کیا کرتا۔ بہرحال یہ سُنہری اصول خودبخود پایہ تکمیل کو پہنچ گیا جب اُس نے اپنے آپ کو اِس سوال کا جواب دینے کے لئے پیش کیا۔ ہمیں بھی ہمیشہ اِس کے لئے باخبر ہونا چاہیے جب ہم اپنی روزمرہ کی زِندگی کو گزارتے ہیں کیونکہ ہمارا بادشاہ خُداوند یسُوع مسیح اُن سب سے برابر کا پیار کرتا ہے جو اُس کے پیروکار کے ساتھ عقیدت رکھتے ہیں۔

بدقسمتی سے جیسے زِندگی میں بہت ساری چیزوں کے ساتھ ہوتا ہے ہم اِس سُنہری اصول کا بھی وہ مطلب نکال لیتے ہیں جو ہمارا مطلب ہوتا ہے مگر مسیح میں اِس کا یہ مطلب نہیں۔

سلیمان بادشاہ کے ذریعے خُدا نے اِمثال 27:3 آیت میں بہت اچھی نصیحت کی ہے۔

''بھلائی کے حق دار سے اُسے دریغ نہ کرنا

جب تیرے مقدور میں ہو۔''

اگر ہم اِن دونوں حُکموں کو اِکٹھا جوڑ دیں اور اُن کے مطابق اپنی زِندگی کو گزارنے کی کوشش کریں تو پھر یقینی طور پر ہم خزانے سے بھرپور زِندگی گزاریں گے۔

اپاسٹل کلف فلور

نارتھ کیوئینز لینڈ

Word of Life No.14 - 2014

زِندگی کا کلام

حوالہ: متی 6:28 آیت

''وہ یہاں نہیں ہے کیونکہ اپنے کہنے کے مطابق جی اُٹھا ہے۔ آؤ یہ جگہ دیکھو جہاں خُداوند پڑا تھا۔''

یہ اِتوار کی صبح ہے۔ ابھی صبح ہی صبح ہے۔ لوگ حسبِ معمول اِتوار کی صبح اِردگرد کے مختلف پارکوں میں سیر کرنے کے بعد واپس یروشلم کو دوڑتے ہوئے آ رہے ہیں۔

شہریوں کے اُٹھنے سے پہلے، صبح کی ٹھنڈی صاف ہوا کا سکون اچھا محسوس ہوتا ہے۔ غیر معمولی واقعات بھی اِن سے جُدا نہیں۔ دُور سے شور کی وجہ اور گرج کی آواز سے زمین کانپ اُٹھی۔ جو کچھ بھی ہوا ہر چیز کی وضاحت کرنا ضروری نہیں بہرحال بنیادی طور پر یہ معمول کی کارروائی معلوم ہوتی ہے۔ اِسی دوران دو عورتیں نئی بنی ہوئی قبر کی طرف جا رہی ہیں۔ اُن کا ایک بہت ہی محبت کرنے والا شخص گُزر گیا ہے، جو سچا دوست تھا۔ ایسا شخص جو دوسروں کے لئے درد رکھتا تھا۔ دوسروں کے لئے ایک اُمید تھا۔ اِس کے علاوہ دونوں اِیمان دار ہیں۔ اپنے نئے اِیمان میں نوخیز ہیں۔ مگر اَب اُن کا خُداوند چھوڑ گیا ہے۔ اُن کے لئے تو وہ سب کچھ تھا۔ یہی اُن کا اِیمان تھا اور اِیمان دار شخص ہونے کی وجہ سے وہ اُن کے لئے ایک مثال تھا۔ وہ اُس کی لاش پر لگانے کے لئے بہت سی خوشبوئیں لائی تھیں تاکہ اگر ممکن ہو تو اُسے زیادہ طویل عرصے کے لئے محفوظ کر سکیں۔

''رُکو! رُکو'' کوئی شخص اُن سے کہتا ہے۔ ''کیا تمہیں یاد نہیں کہ اُس نے کیا کہا تھا؟ کیا آپ نے اُس کی پوری قدر نہیں کی؟ مبارک جمعہ (گڈ فرائی ڈے) کو اُس نے کہا تھا 'تمام ہوا!' کیا تم نے یہ غور نہ کیا کہ اُس کی قبر خالی ہو گی؟'' ہم اِس طرح کے بہت سارے سوال بنا سکتے ہیں۔ لیکن یہ دونوں عورتیں آج کے مسیحیوں سے کس طرح مختلف ہو سکتی ہیں۔

آج ہم اُن دونوں کے مقابلے میں بہت ساری چیزیں جانتے ہیں۔ ہمارے پاس ہر چیز لکھی ہوئی موجود ہے جو کہ جزوی طور پر چار مختلف لوگوں نے مُتفق ہو کر اور اِیمان کے ساتھ لکھیں۔

واقعہ کی طرف دُوبارہ واپس آتے ہیں۔ دونوں عورتیں قبر پر پہنچتی ہیں۔ اور ڈر سے خوف زدہ ہو جاتی ہیں۔ قبر کا بڑا پتھر ہٹایا جا چُکا ہے اور قبر کھُل چُکی ہے۔

ظاہر ہے نگہبان بے ہوش ہو گئے۔ پھر یہاں کیا ہوا؟

خُدا نے خود اُن کی مدد کی۔ اُس کے بیٹے کی فرماں برداری اُس کے منصوبے کو عمل میں لائی۔ آج سب مسیحی اُس کے بیٹے اور بیٹیاں بن سکتے ہیں۔

ایک فرشتے کے ذریعے پتھر کو ہٹا دیا گیا۔ فرشتے کے ذریعے وہ اُن سے ہمکلام ہوا۔ کیونکہ خُدا نے ہر کام کے لئے اپنے خادم رکھے ہوئے ہیں۔ وہ قادرِ مطلق ہے۔ اُس نے اُن دونوں کو دِکھایا جو وہ خود دیکھتا ہے۔ وہ کیا محسوس کرتی ہیں۔ اُن کے آنے کی وجہ کیا ہے۔ وہ تو خُداوند ہے۔ وہ سب کچھ جانتا ہے۔ وہ اپنے کلام کی سچائی اور حقیقت کو بہت صاف طریقے سے بیان کرتا ہے۔

یسعیاہ 10:46 آیت:

''جو اِبتدا سے ہی اِنجام کی خبر دیتا ہوں اور ایّامِ قدیم سے وہ باتیں جو اَب تک وقوع میں نہیں آئیں بتاتا ہوں اور کہتا ہوں کہ میری مصلحت قائم رہے گی اور مَیں اپنی مرضی بالکل پوری کروں گا۔''

بعض اوقات خُدا اُن سوالوں کا جواب بھی دے دیتا ہے جو اُس کے بچوں نے نہیں پوچھے ہوتے۔ وہ یہاں نہیں ہے۔ وہ زِندہ ہو گیا ہے۔'' اِس کا مطلب یہ ہے کہ یسُوع زِندہ ہے۔ اِس کو سمجھنے کے لئے ایک بڑے ذہن اور اُفق کی ضرورت ہے۔ یہ بھی خُدا ہی کا خصوصی کام ہے! زِندگی کی ایک نئی قسم ممکن ہوئی۔ ہاں! دیوار کا پہلا پتھر گُم ہو گیا ہے۔''پہلا تبدیلی کا مرحلہ۔'' دُنیا میں ایک نئی طاقت آ گئی ہے یعنی مُردوں میں سے زِندہ ہونے کی طاقت! موت کی طاقت توڑ دی گئی! لعنت کی طاقت توڑ دی گئی۔ ناممکن جس کا تصوّر بھی نہیں کیا جا سکتا، ممکن کر دیا گیا۔ بنی نوع اِنسان کے لئے ہمیشہ کی زِندگی۔ مَیں آئندہ کوئی گُناہ نہیں کروں گا۔ نجات ممکن ہو گئی ہے۔ کیونکہ مُردوں میں سے جی اُٹھنے کی طاقت ''نہ'' کہنے میں میری مدد کرتی ہے۔ اِس کا مطلب ہے کہ ایک نئے راستے کا آغاز کیونکہ اَب زمین کو نجات یافتہ لوگوں کی ضرورت ہے۔ اُن دونوں عورتوں کے لئے بھی اِس کا مطلب ہے۔تم اپنے مفروضے میں غلط ہو! کیونکہ ایک اور ایک تین نہیں ہوتے! وہ ہم سے کتنی مِلتی جُلتی ہیں۔ اِس کا حل اُن کے لئے اور ہمارے لئے بھی اِس جواب میں موجود ہے: ''وہ اپنے کہنے کے مُطابق جی اُٹھا ہے۔'' دوسرے اِلفاظ میں جو وہ کہتا ہے، وہ کرتا ہے۔ اِس لئے خُدا ہمیں دعوت دیتا ہے کہ ہم اُس پر اور اُس کے کلام پر بھروسہ کریں۔ وہ لوگ جو اُس کے کلام کو مانتے ہیں وہ اپنی زِندگی میں معافی کا تجربہ کرتے ہیں۔ جو لوگ اُس پر بھروسہ کرتے ہیں وہ اپنی زِندگیوں میں قیامت کا تجربہ کرتے ہیں۔ وہ لوگ جو اُس کے کلام کو مانتے ہیں اپنی زِندگیوں میں پینتیکوست کا تجربہ رکھتے ہیں۔ یہی ہمارے اِیمان کا سبب بنتے ہیں۔ ایسی زِندگی میں ایک وعدہ ہے۔ اِس کا ایک مُستقبل ہے کیونکہ جو لوگ اُس کے کلام کے طالب ہوتے ہیں اُن کو زِندگی کی ایک بُنیاد مِل جاتی ہے۔ جو کہ حقیقت میں پہچان اور بڑائی پیدا کرتی ہے۔ (لوقا 54:12 تا 56 آیت اور 2-پطرس 19:1 آیت)۔ مسیحی ہونے کے لئے ایک مِشن کی ضرورت ہے اور ہر مسیحی ایک مِشن رکھتا ہے۔ یہ مِشن اصولوں کی بُنیاد پر ہے لیکن اِنفرادی بھی ہے جو ہر ایک کے اندر مُکمل ہوتا ہے۔ ہر شخص کو اِنعام اور وسائل دیئے گئے ہیں

(1-پطرس 10:4 آیت، 2- سلاطین 1:3 تا 7 آیت، اِس کے ساتھ یوحنا 1:6 تا 15 آیت)۔

اب یہ عورتیں دَوڑ کر اپنے ساتھیوں کی طرف جا سکتی ہیں اور اُنہیں دعوت دے سکتی ہیں۔

''وہ زِندہ ہے۔ آؤ اور دیکھو!''

پھر کسی اور وقت پر اپنی زِندگی میں قیامت کے متعلق بھی بتائیں گی کہ یسُوع کے ساتھ وہ قیامت کی ضیافت کو بھی مناتی ہیں۔ جیسے اُن کی زِندگی میں کوئی نئی چیز آ گئی ہو۔ صرف اِس بات کی گواہی ہے کہ اُس کا کلام سچا ہے ''دیکھو! مَیں ہر چیز کو نیا بنا دیتا ہوں!'' اور کسی بھی جگہ اور کسی بھی وقت پر وہ نہ صرف اپنے ساتھیوں کو بتائیں گی بلکہ اجنبی لوگوں سے بھی بات کریں گی۔ اُن کو تو صرف بات کرنا ہے کیونکہ اُن کا دِل اِن شان دار تجربات کی وجہ سے جو اُنہوں نے اپنے خُداوند سے حاصل کئے، بھرے ہوئے تھے۔

بعض اوقات وہ اور باقی لوگ بھی اُن حدود کو نہیں جانتے ہوں گے جو لوگوں اور قوموں کے درمیان پائی جاتی ہیں۔ جیسے یہ خوشی کی خبر یورپ تک پہنچ گئی، ہم سب تک، آپ تک اور میرے تک اور ہماری سرزمین تک۔ شاید ایسا ہو سکتا تھا؟ ہم اِس کے متعلق سوچتے ہیں اور یاد کرتے ہیں، اُس نے کہا: ''مَیں نے تم کو بتا دیا تھا۔''

اپاسٹل ڈیٹ لیف لابیرتھ

جرمنی

Word of Life No.15 - 2014

زِندگی کا کلام

حوالہ: 2- سیموئیل 24:12 آیت

''پھر داؤد نے اپنی بیوی بت سبع کو تسلّی دی اور اُس کے پاس گیا اور اُس سے صُحبت کی
اور اُس کے ایک بیٹا ہوا اور داؤد نے اُس کا نام سلیمان رکھا اور وہ خُداوند کا پیارا ہوا۔''

پرانے عہدنامے میں ہم اکثر ایسے واقعات دیکھتے ہیں جن کو نظرانداز کر دیا جاتا ہے کیونکہ اُن کو ایسے پیش کیا جاتا ہے جیسے گُزرے ہوئے زمانے کا نتیجہ خیز واقعہ۔ تاہم اگر ہم گہرے طور سے دیکھیں تو ہم حیران ہوتے ہیں کہ خُدا سب کچھ کرنے کی طاقت رکھتا ہے۔ ایسا ہی ایک واقعہ حال ہی میں 2- سیموئیل 24:12 آیت میں میرے سامنے آیا جہاں لکھا ہے ''اور وہ خُداوند کا پیارا ہوا'' اور پھر جب اِس کو سلیمان کے حوالہ سے ہم دیکھتے ہیں تو یہ اور بھی حیران کُن ہوتا ہے کیونکہ اِس بادشاہ کے لئے ایسے اِلفاظ بڑے غیرمعمولی ہیں۔ کیا ایسا نہیں!

یہاں آپ ہر چیز پر غور کریں (2- سیموئیل 2:11 آیت اور آگے تک۔)

داؤد بادشاہ بت سبع کو پسند کرتا تھا جو کہ حتی اَوریاہ کی بیوی تھی۔ جو آج کے معیار کے مطابق داؤد بادشاہ کی فوج میں بڑا افسر تھا۔ وہ یعنی داؤد اُسے اپنے گھر لے آیا اور اُس کے ساتھ اُس کی شادی کے عہد کو توڑا جس کی وجہ سے وہ حاملہ ہو گئی۔ اَب اِس معاملے کو چُھپانے کے لئے اور بظاہر بالکل ناممکن بنانے کے لئے اوریاہ کو اُس کے گھر بھیجا گیا جو ایسا نہ ہو سکا جیسا کہ داؤد نے سوچا تھا۔ اِس پر داؤد نے اوریاہ کو جیسا کہ منصوبہ بنایا تھا جنگ میں گھمسان کی جگہ پر سب سے آگے بھیجا اور وہ لڑتے ہوئے مارا گیا۔ سوگ کے دِن گزرنے کے بعد داؤد نے بت سبع کو اپنی بیوی بنا لیا اور اُس سے ایک بیٹا پیدا ہوا۔ پھر ناتن نبی ایک تمثیل کے ذریعے داؤد کے غلط کاموں کو اُس پر ظاہر کرتا ہے اور اُس کو اپنے گُناہ کو ماننا پڑا اور وہ روزہ رکھ کر معافی مانگتا ہے۔ اُس کے بیٹے کو بہرحال مرنا تھا۔ بعد میں بت سبع سلیمان کی ماں بنی۔

''اور وہ خُدا کا پیارا تھا۔''

کیا یہ ظُلم نہیں ہے؟ اِتنی زیادہ ناکامیوں اور آج کے دَور میں اِخلاقی طور پر قابلِ تردید اور قانون کے مطابق بلاشبہ قابلِ سزا اور خُدا کے حُکموں کی تحقیر کے بدبخت تعلقات کے باوجود اُس کے دوسرے بیٹے کے متعلق کہا گیا کہ وہ خُدا کا پیارا تھا!

کیا کوئی اِس کو سمجھ سکتا ہے؟

اگر معاملے کی سنجیدگی کو دیکھیں (زناکاری، قتل، اِختیارات کا ناجائز اِستعمال) یہ مُشکل سے ہی ہو سکتا ہے۔

لیکن خُدا داؤد کی ایمان دار اور پُرخلوص توبہ کو دیکھتا ہے۔ گُناہ کا کفارہ بچے کی موت کی صورت میں دیا گیا اور معاملہ اُس کے باپ کی سزا کے باوجود ہمیشہ کے لئے ختم کر دیا گیا۔ دوسرا بیٹا خُدا کا پیارا بن جاتا ہے۔ مَیں اِس کو بہت ہی غیرمعمولی سمجھتا ہوں۔ کیونکہ آج بھی خُدا میرے اور آپ کے لئے اِسی طرح کام کرتا ہے۔ اگر ہم سچی توبہ کریں تو ہماری غلطیاں اور گُناہ یسُوع کے کفارہ کی وجہ سے خواہ وہ کسی بھی قسم کے ہوں معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ مَیں ہر دفعہ تازہ دم ہو کر خُدا کے کثرت والے رحم کو اپنی چھوٹی سی زندگی میں دیکھ کر حیران رہ جاتا ہوں۔

کوئی بھی حالات اِتنے بُرے نہیں ہوتے کہ خُدا اُن کو اچھا نہ کر سکے۔ ہم اپنے دِل میں اِس کو رکھ کر تسلّی حاصل کریں جب ہم داؤد کی زِندگی میں اِس خاص مرحلے کو دیکھتے ہیں اور پڑھتے ہیں۔ اِس کی وجہ سے ہم قائم ہوتے ہیں کہ خُدا ہر ایک کے لئے کتنا رحم کرتا ہے، جو بھاگ کر اُس کی طرف آتے ہیں۔ کیسا عظیم خُدا ہے! وہ کتنی طاقت والا ہے! ہم حیران ہوتے ہیں کہ خُدا ایسا بھی کر سکتا ہے؟ اے خُدا ہم تیرا شُکر کرتے ہیں اور دُعا کرتے ہیں اور چونکہ تُو نے ہمیں بچالیا ہے تو ہم بڑی شُکرگزاری کے ساتھ اِس نئی مِلنے والی زِندگی کے لئے تیرا شُکر کرتے ہیں۔ ہم تیرا شُکر کرتے ہیں اور دُعا کرتے ہیں!

اپاسٹل ورنرویز (ریٹائرڈ)

جرمنی

-

زِندگی کا کلام

حوالہ: یوحنا 32:19 تا 37 آیت

’’پس سپاہیوں نے آ کر پہلے اور دوسرے شخص کی ٹانگیں توڑیں جو اُس کے ساتھ مصلُوب ہوئے تھے۔ لیکن جب اُنہوں نے یسُوع کے پاس آ کر دیکھا کہ وہ مر چُکا ہے تو اُس کی ٹانگیں نہ توڑیں۔ مگر اُن میں سے ایک سپاہی نے بھالے سے اُس کی پسلی چھیدی اور فی الفور اُس سے خون اور پانی بہہ نکلا۔ جس نے یہ دیکھا ہے اُسی نے گواہی دی ہے اور اُس کی گواہی سچّی ہے اور وہ جانتا ہے کہ سچ کہتا ہے تاکہ تم بھی اِیمان لاؤ۔ یہ باتیں اِس لئے ہوئیں کہ یہ نوشتہ پورا ہو کہ اُس کی کوئی ہڈی نہ توڑی جائے گی۔ پھر ایک اور نوشتہ کہتا ہے کہ جسے اُنہوں نے چھیدا اُس پر نظر کریں گے۔‘‘

ہم دیکھتے ہیں کہ مسیح کے بدن میں سے دو چیزیں نکلیں جب وہ اِس زِندگی سے گزرا یعنی پانی اور خون۔ پانی اِبتدائی گُناہ کی لعنت کو بپتسمہ کے وسیلے ختم کرنے کا ذریعہ بنا۔ بپتسمہ جس کے بیرونی حصے پر پانی چھڑکنے سے دیا جاتا ہے۔ اِس لئے ہم دیکھتے ہیں کہ اِس ساکرامنٹ کا ہمارے اِس بدن سے خصوصی تعلق ہے جو ہم اپنی زِندگیوں میں رکھتے ہیں۔ اِس بپتسمے کے ذریعے سے اور اُس پانی کے وسیلے سے جو صلیب پر مسیح کے بدن سے نکلا، آدم اور حوا کا اِبتدائی گُناہ مِٹا دیا گیا اور ہمیں ایک موقعہ دیا گیا ہے۔ آج نہیں جب ہم اِس بدن سے گزر کر خاک میں جاتے ہیں بلکہ جب خُداوند واپس آئے گا تو ہم قبر میں سے جی اُٹھیں گے تاکہ اُس کی طرح نئے سِرے سے پیدا ہوں اور اُس کی طرح خُدا کے بیٹے اور بیٹیاں بن جائیں۔ یہ کتنی شان دار برکت ہے۔ دوسری چیز خون تھا جس کے متعلق ہمارے خُداوند نے پہلے ہی اپنے شاگردوں کو بتا دیا تھا، ’’اِسے لو اور پیئو، کیونکہ نئے عہد کا میرا یہ خون ہے جو بہتوں کے گُناہوں کی معافی کے واسطے بہایا جاتا ہے۔‘‘ یسُوع کے خون کے وسیلے سے ہمارے گُناہ معاف کئے جاتے ہیں اور اُن کی جگہ یسُوع کی راست بازی ڈال دی جاتی ہے۔ اِس لئے ہم پر مُوسیٰ کی شریعت کی سزا کا کوئی حُکم نہیں ہے کیونکہ ہم یہودی نہیں ہیں۔ وہ سب سزائیں ختم ہو چُکی ہیں اِس لئے ہم آئندہ کے لئے ایک برکتوں والا مستقبل اِن دو چیزوں کے وسیلے سے دیکھ سکتے ہیں۔

ایک بڑا گیت یہ کہتا ہے کہ گُناہ کا علاج دو طرفہ ہے اور یہ دو طریقے پانی اور خون ہیں جو ہمارے خُداوند کی طرف سے نکلے تاکہ شریعت کو پورا کیا جائے۔ تاکہ وہ جنہوں نے اُس کو چھیدا تھا وہ بھی اُسے دیکھیں۔

کیا ہم اپنی روزمرہ زِندگی میں اُس کی طرف دیکھتے ہیں؟ کیا ہم اُس بڑی قربانی کے لئے اُس کا شُکر ادا کرتے ہیں

جس کی وجہ سے یہ سزائیں ختم ہوئیں۔ جب خاتمہ ہو گیا تو پھر کچھ شروع بھی تو ہو گا۔ اِس شروع کا ذکر زبور کی کتاب میں کیا گیا ہے۔ زبور 2۔ 1 تا 8 آیت۔ یاد رکھیں ہمارا خُداوند ہی خُدا کا اِکلوتا بیٹا ہے جس نے موت اور قبر پر فتح حاصل کی۔ یہ وعدہ زبورنویس اِن اِلفاظ میں بیان کرتا ہے۔

زبور 2۔ 1 تا 8 آیت:

''قومیں کس لئے طیش میں ہیں
اور لوگ کیوں باطل خیال باندھے
خُداوند اور اُس کے مسیح کے خلاف
زمین کے بادشاہ صف آرائی کر کے
اور حاکم آپس میں مشورہ کر کے کہتے ہیں
آوَ ہم اُن کے بندھن توڑ ڈالیں
اور اُن کی رسیاں اپنے اُوپر سے اُتار پھینکیں۔
وہ جو آسمان پر تخت نشین ہے ہنسے گا۔
خُداوند اُن کا مضحکہ اُڑائے گا۔
تب وہ اپنے غضب میں اُن سے کلام کرے گا
اور اپنے قہر شدید میں اُن کو پریشان کرے گا۔
مَیں تو اپنے بادشاہ کو
اپنے کوہِ مقدس صیون پر بیٹھا چُکا ہوں۔
مَیں اُس فرمان کو بیان کروں گا۔
خُداوند نے مجھ سے کہا تُو میرا بیٹا ہے۔
آج تُو مجھ سے پیدا ہوا
مجھ سے مانگ اور مَیں قوموں کو تیری میراث کے لئے
اور زمین کے اِنتہائی حصّے تیری ملکیت کے لئے تجھے بخشوں گا۔''

ہم دیکھتے ہیں کہ خُدا کے اِکلوتے بیٹے کی حیثیت سے ہمارا خُداوند یہ حق رکھتا ہے کیونکہ یہ خُدا کا حُکم ہے اِس لئے یہ ہر ایک پر لاگو ہے۔

آیت 8: ''مجھ سے مانگ اور مَیں قوموں کو تیری میراث کے لئے اور زمین کے اِنتہائی حصّے تیری ملکیت کے لئے تجھے

بخشوں گا۔‘‘

ہمارے خُداوند نے قبل از وقت ہی کہہ دیا تھا کہ ہم جانیں کہ اُس نے ہمارے لئے صلیب پر یہ کہا ’’اے باپ اِن کو معاف کر کیونکہ یہ جانتے نہیں کہ کیا کرتے ہیں۔‘‘ وہ دُنیا کی سب غیرقوموں کے لئے یہ کہہ رہا تھا کیونکہ یہودی قوم تو جانتی تھی۔ اُس نے عورتوں سے کہا: ’’میرے لئے نہ روؤ بلکہ اپنے لئے اور اپنے بچوں کے لئے روؤ جو اِن چیزوں کو دیکھتے ہیں۔‘‘

اَب دُنیا کی غیرقومیں اور بادشاہ جنہوں نے اُس کو سُنا وہ زمین پر اِس عظیم واقعہ کا اِنکار کرتے ہیں لیکن ایک ایک کر کے اِس کو آخرکار تسلیم کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ ایسٹر والے دِن بادشاہوں اور ملکاؤں نے اپنی اپنی بادشاہتوں کو چھوڑ دیا وہ گرجاؤں میں گئے تاکہ وہ اُس کو جلال دیں جو صیون کے تخت پر بیٹھا ہے۔

اَب ہم دیکھتے ہیں تمام قوموں کے لئے دروازہ کھول دیا گیا تھا۔ سزائیں ختم ہوگئی تھیں۔ اَب بنی نوع اِنسان پر منحصر ہے کہ وہ اِیمان کے وسیلے سے اپنی رُوح کی نجات کے لئے کام کریں۔ دوزخ کو ختم کر دیا گیا، جنت کی کُنجیاں ہمارے خُداوند کے پاس ہیں جو اُس کی مرضی کے مطابق زِندگی گزارتے ہیں اُن کے لئے اَب مناسب نہیں کہ وہ عالمِ ارواح میں جائیں جہاں وہ آخری عدالت کے لئے اِنتظار کرتے رہیں۔ سزائیں ختم ہوگئیں ہیں جہاں ہم زِندگی کے درخت کا پھل کھائیں گے اور اُس للکار کے نرسنگے کا اِنتظار کریں گے۔ اُس کے ساتھ واپس آئیں گے اور قبر میں سے زِندہ کئے جائیں گے جیسے کہ اُس کے ساتھ کیا گیا۔ اِس طرح وہ آخری دُشمن یعنی موت ہمیشہ کے لئے ختم کر دی جائے گی۔ یہ کتنی شان دار برکت ہے۔ اِس میں کچھ شک نہیں کہ خُدا اُس دن بہت خوش ہوا جب اُس نے یہ اِعلان کیا ’’یہ میرا اِکلوتا بیٹا ہے جس سے مَیں خوش ہوں۔‘‘

ہمیں بھی اپنی زِندگی میں ہر روز خوش ہونا چاہیے کہ ہمیں اِن ساکرامنٹوں یعنی پانی اور خون کے وسیلے سے جو کہ صلیب پر بہائے گئے اِس نئے عہد میں شریک ہونے کا موقعہ دیا گیا ہے۔

اپاسٹل کلف فلور

نارتھ کیوئینز لینڈ